بسم اللہ الرحمن الرحیم

محاسبۂ قادیانیت

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

فہرست مضامین

پہلا باب مرزا قادیانی کے دعوے، کفریات اور گالیاں ۲

مرزا کے مختلف دعوے، مرزا کے الہامات، مرزا کی گالیاں، مرزا کی تضاد بیانیاں، من گھڑت آیات اور احادیث، انبیاء علیہم السلام کی توہین، قرآن شریف کی بے ادبی، انگریز کی چاپلوسی، جہاد کا انکار، مرزا نے کہاں اور کس قسم کی تعلیم حاصل کی؟

دوسرا باب ختم نبوت ۱۰

ختم نبوت پر قرآنی آیات، ختم نبوت پر احادیث، ختم نبوت پر تمام صحابہ کا اجماع، صحابہ کے بعد پوری امت کا اجماع، ختم نبوت کا اعلان کتبِ سابقہ میں، بائبل میں گواہی، ختم نبوت پر عقلی دلائل، ختم نبوت کا ثبوت مرزا قادیانی کے اپنے بیانات سے، ختم نبوت کے خلاف مرزا کی عجیب سازش

تیسرا باب حیاتِ مسیح علیہ السلام ۲۱

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر قرآنی آیات، حیاتِ مسیح علیہ السلام پر احادیث، حیاتِ مسیح علیہ السلام پر اجماع، کیا مرزا قادیانی ہی امام مہدی ہے؟ اصل اور نقل میں فرق صاف ظاہر ہے

چوتھا باب قادیانیت کے خلاف اہلِ اسلام کی خدمات ۲۸

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ
وَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡد

پہلا باب

مرزا قادیانی کے دعوے، کفریات اور گالیاں

مرزا کے مختلف دعوے

(۱)۔ منم مسیح زماں ومنم کلیمِ خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: میں زمانے کا مسیح ہوں اور میں خدا کا کلیم (موسیٰ) ہوں، میں محمد اور احمد ہوں جو مجتبیٰ ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴)۔

(۲)۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ اس وحیِ الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)۔

(۳)۔ ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلامِ احمد ہے

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰)۔

(۴)۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حُسین سے بڑھ کر ہے (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)۔

(۵)۔ اس نے براہینِ احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا (روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۰، صفحہ ۳۶۱، کشتی نوح صفحہ ۶۲)۔

(۶)۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی

خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱)۔

مرزا کے الہامات

(۱)۔ میرے رب نے میرے ہاتھ پر بیعت کی (بَایَعَنِیْ رَبِّیْ) (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)۔

(۲)۔ اے مرزا: تو میری اولاد کی طرح ہے (اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ) (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)۔

(۳)۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر پہنچا دی عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)۔

(۴)۔ اے مرزا : وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)۔

(۵)۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)۔

(۶)۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲)۔

(۷)۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱)۔

(۸)۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْباً مِّنَ الْقَادِیَانِ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)۔

(۹)۔ انگریزی کے الہامات

I Love You. I am with you. Yes I am Happy.life of pain. I shall Help You. I can , what I will do. we can, what we will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۶)۔

نوٹ:۔مرزا صاحب کی الہامی انگریزی کی شدید کمزوریاں اور غلطیاں انگریزی جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں۔

(۱۰)۔ حضور خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے، سورج کو الٹا پھیر دیا، انگلیوں سے چشمے جاری کر دیے، مردوں کو زندہ کر دیا اور بیماروں کو شفائیں دے دیں۔ ایسے عظیم المرتبت نبی کا کلمہ پڑھنے والی قوم کے سامنے مرزا قادیانی نے مندرجہ ذیل فضولیات کو معجزہ بنا کر پیش کیا، جن میں بڑے آرام سے ہیرا پھیری چل سکتی تھی۔

(ا): مجھے ایک لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے بشارت دی۔ (ب): اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی۔ (ج): لڑکی کے بعد مجھے ایک اور پسر کی بشارت دی گئی۔ (د): خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی۔ (ہ): میں نے زلزلہ کی نسبت پیشین گوئی کی تھی۔ (و): ایک مرتبہ میں قولنج سے سخت بیمار ہوا۔ سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے القاء کیا کہ فلاں دم کرو، میں ٹھیک ہو گیا۔ (ز): میری اس شادی کی بارے میں جو دہلی میں ہوئی تھی خدا تعالیٰ کی جانب سے مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہاری نسب کو ہی شریف بنایا اور تمہاری بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ (ح): ایک سفر کے دوران مجھے الہام کے ذریعے بتایا گیا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا۔ جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ تا ٹکٹ کے لیے روپیہ دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہو گیا۔ (ط): میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا............ ایک عورت نے کہا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیائے موتیٰ بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھا دیے۔ (ی): میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں تاہم مجھے انگریزی میں الہام ہوا۔ (ک): ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ اکیس روپے آنے والے ہیں (مرزا قادیانی کے یہ تمام الہامات حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰ سے لے کر ۴۰۷ تک مذکور ہیں)۔

(۱۱)۔ مرزا قادیانی اپنی عمر کے بارے میں الہام بیان کرتا ہے: خدا تیری عمر دراز کرے

گا۔ اَسی برس ، یا پانچ چار زیادہ ، یا پانچ چار کم (حقیقۃ الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۰)۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ اس کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ مرزا ۱۹۰۸ء میں مرا۔ اس طرح مرزا کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال بنتی ہے جبکہ الہام کے مطابق اس کی عمر کم از کم ۷۵ سال ہونا چاہیے تھی۔

مرزا کی گالیاں

(۱)۔ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں (انوار اسلام، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)۔

(۲)۔ میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔ اے جاہل بے حیاء (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱)۔

(۳)۔ لئیم، شیطان، لعنتی، پاگلوں کا نطفہ، خبیث، مفسد، منحوس، کنجری کا بیٹا (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، ۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۶۔۴۴۵)۔

(۴)۔ ہمارے مخالف جنگلوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳)۔

(۵)۔ اپنی کتاب نور الحق میں کسی بے چارے پر باقاعدہ نمبر لگا کر ایک سے لے کر ہزار تک ''لعنت'' لکھی ہے۔ ''لعنتوں'' کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۲ تک جاری رہتا ہے (نور الحق، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۲)۔

آپ نے مرزا کی گالیاں اور بداخلاقیاں ملاحظہ فرمالیں جو نہ صرف نبوت کے منافی ہیں بلکہ شرافت اور پاک زبانی کے بھی خلاف ہیں۔ یہ بات بھی نوٹس میں رہنی چاہیے کہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ: کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو (کشتیِ نوح صفحہ ۱۵)۔

مرزا کی تضاد بیانیاں

(۱)۔ مسیح کی قبر شام میں ہے (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۷۔۲۹۶)۔
مسیح کی قبر سری نگر میں ہے (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴)۔

(۲)۔ مسیح کی عمر ۱۲۰ سال تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴)۔

مسیح کی عمر ۱۲۵ سال تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۵)۔

(۳)۔ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵)۔

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ بات ہے کہ انسان کی زبان کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی دوسری زبان میں ہو (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۱۸)۔

(۴)۔ میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۳)۔

یہ کہنا کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوا، گستاخی ہے اور عظیم شرک ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ٦٦٠)۔

(۵)۔ میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)۔

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آ جائیں (ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)۔

من گھڑت آیات اور احادیث

(۱)۔ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا تھا (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۔۱۴۱ حاشیہ)۔

(۲)۔ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی (کشتیِ نوح صفحہ ٦)۔

(۳)۔ احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہو گا (براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹)۔

انبیاء علیہم السلام کی توہین

(۱)۔ بلاشبہ رسول ﷺ کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۱)۔

(۲)۔ پیشین گوئی کو اجتہادی طور پر سمجھنے میں انبیاء نے بھی غلطی کھائی (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۶۹)۔

(۳)۔ سورۃ روم کی پیش گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: حدیث صاف صاف ظاہر کر رہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے اپنے اجتہاد سے پیش گوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۲)۔

(۴)۔ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا (نور الحق حصہ اول، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۱)۔

(۵)۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح صفحہ ۸۷)۔

(۶)۔ مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰)۔

قرآن شریف کی بے ادبی

زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے............ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک

قسم کی گالی ہے لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۵)۔

انگریز کی چاپلوسی

مرزا قادیانی نے انگریز کی چاپلوسی میں پوری کتاب ''ستارہ قیصریہ'' لکھی ہے اور جہاد کے خلاف ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کے نام سے پوری کتاب لکھی ہے۔ تریاق القلوب میں لکھتا ہے: میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالکِ عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے.......... میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنادیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیرِ سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں (تریاق القلوب صفحہ ۲۵ ، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۶۔۱۵۵)۔

مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کو ایک درخواست لکھی، جس کا عنوان ہے ''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست''۔ اس درخواست میں لکھتا ہے: اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اُس قدیم خیرخواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیرخواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیرخواہ اور دلی جان نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو ان کے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی سی حیثیت کے ساتھ

پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیے۔ اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دل عزیز رئیس تھے جن کو دربارِ گورنری میں کرسی ملتی تھی (تریاق القلوب صفحہ ۳۶۰)۔

جہاد کا انکار

قرآن کی آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء : ۱۵۹) سے ثابت ہے اور بخاری مسلم کی احادیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے لہٰذا جنگ کی ضرورت ہی نہ رہے گی وَيَضَعُ الْحَرْبَ (بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۰)۔

مرزا قادیانی پر سب لوگ ایمان بھی نہ لائے اور مرزا امن بھی قائم نہ کر سکا بلکہ اس کے دور کے بعد تباہی اپنی انتہا کو پہنچ گئی، لیکن مرزا نے مسیح کی علامت اپنے آپ میں ثابت کرنے کے لیے زبانی کلامی جہاد بند کرنے کا فتویٰ دے کر اپنی مسیحیت کا خواب پورا کر لیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔۔۔ دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے ۔۔۔ دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
(دُرِّ ثمین صفحہ ۱۵۹ از مرزا قادیانی)

حدیث شریف میں اس موضوع پر صاف پیش گوئی موجود ہے کہ:

جہاد قیامت تک جاری رہے گا، جلد ہی ایک گروہ مشرق سے نکلے گا جو کہے گا کہ جہاد ختم ہو چکا ہے، وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، حالانکہ ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور تمام روئے زمین کا صدقہ کرنے سے بہتر ہے (کنز العمال حدیث نمبر ۱۰۷۴۲)۔

مرزا نے کہاں اور کس قسم کی تعلیم حاصل کی؟

قادیانیوں کی کتابوں میں مرزا کے مختلف اساتذہ کا ذکر ملتا ہے۔ نبوت کا مدعی ہو اور غیر نبی کا شاگرد ہو، سمجھدار لوگوں کے لیے اس پر تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں۔

مرزا قادیانی ایک مقام پر لکھتا ہے: میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔ ان کا

مقولہ تھا کہ وباء کا علاج فقط تولّا اور تبرّیٰ ہے یعنی ائمہ اہل بیت کی محبت کو پرستش کی حد تک پہنچا دینا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے رہنا اس سے بہتر کوئی علاج نہیں (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)۔

دوسرا باب

ختم نبوت

حضور سید المرسلین ﷺ کا آخری نبی ہونا نہایت بے غبار اور واضح مسئلہ ہے جو قرآن وسنت سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک پوری امت اس پر متفق چلی آ رہی ہے۔

ختم نبوت پر قرآنی آیات

(۱)۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں ہاں مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں (احزاب:۴۰)۔

اس آیت کی تفسیر میں ہر مفسر نے لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ مثلاً تفاسیر کے بنیادی ماخذ تفسیر ابن جریر میں ہے کہ: اَیْ آخِرُھُمْ یعنی خاتم النبیین سے مراد ہے آخری نبی (تفسیر ابن جریر جلد ۱۲ صفحہ ۱۹)۔

تفسیر بغوی میں ہے: اَیْ آخِرُھُمْ یعنی آخری نبی (بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۳۳)۔

تفسیر کبیر میں ہے: اِذْ ھُوَ کَوَالِدِ وَلَدِہٖ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ غَیْرُہٗ یعنی آپ ﷺ امت کے لیے باپ کی طرح ہیں جب کہ باپ دو نہیں ہوا کرتے (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۱۷۱)۔

خازن میں ہے: خَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النُّبُوَّۃَ فَلَا نُبُوَّۃَ بَعْدَہٗ وَلَا مَعَہٗ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نبوت کو ختم کر دیا لہٰذا اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں نہ ہی آپ کے ساتھ کوئی نبی ہے (خازن جلد ۳ صفحہ ۵۰۳)۔

مدارک میں ہے: اَیْ آخِرُ ھُمْ یَعْنِی لَا یُنَبَّأُ اَحَدٌ بَعْدَہٗ وَ عِیسٰی مِمَّنْ نُبِّیءَ قَبْلَہٗ یعنی آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا، حضرت عیسیٰ آپ سے پہلے نبی بنائے گئے (مدارک جلد ۳ صفحہ ۵۰۳)۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے: فَھٰذِہِ الآیَۃُ نَصٌّ فِیْ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ یہ آیت اس موضوع پر نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۶۶۵)۔

تفسیر بیضاوی میں ہے: آخِرُ ھُمُ الَّذِیْ خَتَمَھُمْ اَوْ خُتِمُوْا بِہٖ یعنی آخری نبی جس نے انہیں ختم کیا یا اس کے ذریعے ختم کیے گئے (بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۳۴۷)۔

جلالین میں بھی یہی ہے کہ اَیْ بِہٖ خُتِمُوْ یعنی آپ کے ذریعے ختم کیے گئے (جلالین صفحہ ۳۵۵)۔

(۲)۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً یعنی آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا (المائدہ: ۳)۔

(۳)۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ یعنی ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (الانبیاء: ۱۰۷)۔

(۴)۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْآخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ یعنی متقی وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور جو آپ سے پہلے نازل ہوا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں (البقرۃ: ۴)۔

مفسرین کرام جزاہم اللہ خیراً نے آیت ختمِ نبوت کی تفسیر میں اپنے ذاتی بیان کے علاوہ ان احادیث کو بھی کثرت سے بیان فرمایا ہے جن کا تعلق ختمِ نبوت سے ہے۔ اب ہم بھی ان احادیث میں سے چند احادیث نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

ختمِ نبوت پر احادیث

(1)۔ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فُوْا بَیْعَۃَ

الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوا حَقَّھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَآئِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ یعنی بنی اسرائیل میں لوگوں کی اصلاح کا کام انبیاء کے ذمے تھا۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آجاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ بلکہ اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! پھر ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ فرمایا پہلے کی بیعت نبھاؤ بس پہلے کی بیعت نبھاؤ۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہو۔ اللہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۹۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۶، مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۰، المستند صفحہ ۶)۔

(2)۔ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتاً فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ یعنی میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے حسین وجمیل محل بنایا ہو مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ آکر اس محل میں گھوم پھر کر دیکھتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے۔ بس میں وہ آخری اینٹ ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)۔

(3)۔ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی میری اُمت میں تیس جھوٹے شخص ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۵، بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۹، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۷، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)۔

(4)۔ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ یعنی بلاشبہ رسالت اور نبوت دونوں منقطع ہو چکی ہیں۔ اب میرے بعد نہ تو کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۳، المستند صفحہ ۷)۔

(5)۔ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ یعنی میں اور قیامت دو انگلیوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں (یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں) (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۶۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۶)۔

(6)۔ اَنَا الْعَاقِبُ وَ الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَیْسَ بَعْدَہٗ اَحَدٌ یعنی میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱)۔

(7)۔ اَمَا تَرْضیٰ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ اِلاَّ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی اے علی! کیا آپ خوش نہیں کہ آپ میرے وہی کچھ لگتے ہیں جو موسیٰ کے ہارون لگتے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۳، المستند صفحہ ۲۹)۔

(8)۔ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹، مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۸، المستند صفحہ ۲۸)۔

حضرت علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن وسنت سے کثیر تعداد میں دلائل نقل کرنے کے بعد ایک زبردست خلاصہ تحریر فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

قد اخبر تبارک و تعالی فی کتابہ، و رسولہ فی السنۃ المتواترۃ عنہ: انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ فھو کذاب افاک دجال ضال مضل و لو تخرق و شعبد، و اتی بانواع السحر و الطلاسم و النیرجیات، فکلھا محال و ضلال عند اولی الالباب، کما اجری اللہ، علی ید الاسود العنسی بالیمن، و مسیلمۃ الکذاب بالیمامۃ، من الاحوال الفاسدۃ و الاقوال الباردۃ، ما علم کل ذی لب و فھم و حجی انھما کاذبان ضالان، لعنھما اللہ، و کذالک کل مدع لذالک الی یوم القیامۃ حتی یختموا بالمسیح الدجال یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں اعلان فرمایا، اور اس کے رسول ﷺ نے اپنی متواتر احادیث میں ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تاکہ دنیا جان لے کہ آپ ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، بہتان تراش ہے، دجال ہے، گمراہ ہے، گمراہ کن ہے، خواہ خوارق اور شعبدے دکھاتا رہے، اور مختلف قسم کے جادو، طلسم اور تماشے دکھاتا رہے، یہ سب کچھ اہلِ عقل کے نزدیک محال اور گمراہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یمن میں اسود عنسی کے ہاتھ پر اور یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے

ہاتھ پر فاسد احوال اور میٹھے اقوال جاری کر دیے، اس سارے کچھ کے باوجود اہل علم وفہم اور سوجھ بوجھ والوں نے ان دونوں کو جھوٹا اور گمراہ سمجھا، اللہ کی ان دونوں پر لعنت ہو۔ بالکل اسی طرح قیامت کے دن تک جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے بارے میں یہی حکم ہے، حتی کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا سلسلہ دجال پر جا کر ختم ہوگا (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۶۷)۔

ختم نبوت پر تمام صحابہ کا اجماع

سید المرسلین رؤف رحیم ﷺ کے وصال شریف کے فوراً بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی تینوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کے خلاف فوجی کارروائی فرمائی۔ مسیلمہ اور اسود عنسی کو قتل کر دیا گیا اور طلیحہ نے توبہ کر لی (البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ تا ۳۱۹)۔

ان معرکوں میں بے شمار صحابہ شہید ہوئے اور ان مدعیانِ نبوت کے خلاف اتنی بڑی کارروائی پر تمام صحابہ کا اجماع منعقد ہوا بلکہ سب نے زبان سے بڑھ کر تلوار کے ذریعے تائید فرمائی۔

صحابہ کرام کے بعد ہر دور میں پوری امت کا اجماع رہا

تفسیر قرطبی میں ہے: هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَآءِ الْاُمَّةِ خَلْفاً وَّ سَلْفاً مُتَلَقَّاةٌ عَلَى الْعُمُوْمِ مُقْتَضِيَةٌ نَصّاً اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ﷺ یعنی آیت کے یہ الفاظ اگلے پچھلے تمام تر علماء کے نزدیک اور ہر دور کے علماء کے نزدیک اپنے مکمل عموم پر محمول ہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ آیت آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر نص ہے (قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۳)۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اَخْبَرَ ﷺ اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَ اَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اَنَّهٗ اُرْسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَ اَنَّ مَفْهُوْمَهُ الْمُرَادُ بِهٖ دُوْنَ تَاوِيْلٍ وَّ لَا تَخْصِيْصٍ وَ لَا شَكَّ فِيْ كُفْرِ هٰؤُلَآءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعاً وَّ اِجْمَاعاً وَّ سَمْعاً

یعنی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر ہم تک پہنچائی ہے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں

اور تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں، اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا مرادی مفہوم یہی ہے، اس میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں اور منکرین کے کفر میں قطعاً اور اجماعاً کوئی شک نہیں (الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)۔

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اِنَّ الْاُمَّۃَ فَھِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ ھٰذَا اللَّفْظِ وَ مِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِہٖ اَنَّہٗ فُھِمَ عَدَمُ نَبِیٍّ بَعْدَہٗ اَبَداً وَّ عَدَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَبَداً وَّ اَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ تَاوِیْلٌ وَّ لَا تَخْصِیْصٌ یعنی بے شک امت نے اجماعی طور پر ان الفاظ سے اور احوال کے قرائن سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد ابد تک کوئی نبی نہیں اور عبد تک کوئی رسول نہیں اور اس میں کوئی تاویل نہیں ہے اور کوئی تخصیص نہیں (الاقتصاد فی العقائد صفحہ ۱۲۵)۔

امام شعرانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّ الْاِجْمَاعَ قَدِ انْعَقَدَ عَلٰی اَنَّہٗ ﷺ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ کَمَا اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی جان لو کہ اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ جس طرح خاتم النبیین ہیں اسی طرح خاتم المرسلین بھی ہیں (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دَعْوَی النُّبُوَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ یعنی ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۴)۔

ختمِ نبوت کا اعلان کتبِ سابقہ میں

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں گیا اور عیسائیوں کے ہر عبادت خانے میں پہنچا۔ میں نے قبطی اور رومی تمام اُسْقُف (بڑے پادریوں) سے پوچھا کہ محمد ﷺ کی کیا صفت آپ لوگوں کی کتابوں میں مرقوم ہے؟

میں نے قبطیوں میں سے ابو یحنس کے عبادت خانے (کنیسہ) کے اسقف کو دیکھا۔ یہ شخص اپنی پانچ وقت کی نماز نہایت محنت سے پڑھتا تھا اور لوگ اس کے پاس اپنے مریضوں کو دعا کے لیے کثرت سے لا رہے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: اَخْبِرْنِیْ ھَلْ بَقِیَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ؟ مجھے بتاؤ کیا کوئی نبی آنا باقی رہ گیا ہے؟ اس نے کہا نَعَمْ ھُوَ آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ اَحَدٌ الخ ہاں وہ آخری نبی ہے عیسیٰ بن مریم اور اس کے

درمیان کوئی نبی نہیں، ہمیں عیسیٰ نے اس کی اتباع کا حکم دیا ہے، وہ نبی امی عربی ہے اس کا نام احمد ہے (الوفا صفحہ ۴۵)۔

یہودی کہا کرتے تھے : يُبْعَثُ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَ لَمْ يَبْقَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ غَيْرُهٗ یعنی وہ مکہ میں آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا اور اس کے سواء کوئی نبی باقی نہیں بچا (الخصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۴۵)۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے احبار یوں کہا کرتے تھے : اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ مُهَاجَرُهٗ اِلٰى يَثْرِب یعنی اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اس کا نام احمد ہوگا اور اس کی ہجرت یثرب کو ہوگی (الخصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۴۷)۔

نجومی یوں کہا کرتے تھے : هٰذَا نَجْمٌ قَدْ طَلَعَ بِمَوْلِدِ اَحْمَدَ وَهُوَ نَبِيٌّ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ مُهَاجَرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ یعنی اس دفعہ فلاں ستارہ احمد کی جائے ولادت کے اوپر طلوع ہوا ہے، وہ نبی آخر الانبیاء ہے اور اس کی ہجرت یثرب کو ہوگی (الخصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۴۸)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بُصریٰ کے عبادت خانے میں گیا۔ وہاں کے راہب نے پوچھا آپ لوگوں میں کوئی شخص حرم کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ہوں۔ اس نے کہا مکہ میں احمد آ چکا ہے؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا عبدا ✱ کا بیٹا۔ یہی اس کا شہر ہے جہاں وہ ظاہر ہوگا۔ وَهُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وہ آخری نبی ہوگا حرم سے اٹھے گا اور نخلستان وحرہ کی طرف ہجرت کرے گا۔

حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں واپس مکہ گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کیا کوئی نیا واقعہ ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبد اللہ نے نبوت کا اعلان کیا ہے اور ابو بکر اس کا ساتھ دے رہا ہے۔ میں ابو بکر سے ملا، انہیں ساری بات بتائی اور ان سے پوچھا کیا تم ان کا ساتھ دے رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، تم بھی چلو اور ان کا ساتھ دو، وہ حق کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور راہب والی بات عرض کی (الوفا صفحہ ۵۶)۔

اس قسم کی احادیث کثرت سے موجود ہیں جو ابو نعیم، حاکم، بیہقی، طبرانی اور ابن سعد وغیرہ نے بھی بیان کی ہیں۔

بائیبل میں گواہی

زبور کے الفاظ یہ ہیں کہ : تیرا تخت ابدالآباد تک قائم رہے گا (زبور نغمہ نمبر ۴۴)۔

یہ نغمہ دراصل نبی کریم ﷺ کی طویل نعت ہے اور اس کا یہ جملہ آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

ختم نبوت پر عقلی دلائل

۱۔ نبی کریم ﷺ سب سے افضل نبی ہیں اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ افضل نبی کو آخر میں ہی آنا چاہیے تھا۔ کسی جلسے کے لیے اشتہار چھاپا جائے تو سب سے بڑے عالم کا نام سب سے اوپر اور نمایاں ہوتا ہے۔ لیکن جب خطابات کی باری آئے تو سب سے بڑے عالم کو سب سے آخر میں بلایا جاتا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَ آخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ یعنی میں بنائے جانے کے لحاظ سے سب سے پہلا نبی ہوں اور بھیجے جانے میں سب سے آخر ہوں (جامع صغیر صفحہ ۴۰۰، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۵)۔

۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو معراج جسمانی نصیب ہوا اور آپ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کو معراج روحانی نصیب ہوئی تھی اور کسی نے اپنے رب کو ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا۔ اب جب کہ اللہ کریم جل شانہ کا مشاہدہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور اللہ کریم کے بارے میں اس سے بڑھ کر کسی نئی اطلاع کا امکان ہی باقی نہ رہا تو لامحالہ ختم نبوت کا اعلان کر دیا گیا۔

۳۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کے آ جانے کے بعد اب کسی ایسی شخصیت کا آنا جس پر ایمان لانا کفر اور اسلام کا میعار ہو، آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے منافی ہے۔ ایسے نئے شخص کا آنا جسے کوئی شخص مان کر مومن رہے اور کوئی اس کا انکار کر کے کافر ہو جائے، اس امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ زحمت ہو گا اور حضور ﷺ کی رحمت کے ہوتے ہوئے اس امت کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کر کے زحمت سے دوچار کرنے کے مترادف ہو گا۔

۴۔ معلم کائنات ﷺ کی تعلیمات اس قدر ہمہ پہلو اور ہمہ گیر ہیں کہ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی پہنچ سے باہر نہیں۔ وضو استنجا سے لے کر گھریلو، معاشرتی اور بین

الاقوامی سطح تک تعلیمات موجود ہیں۔ایسی وسیع تعلیمات کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی آخر کیا ضرورت ہے؟

۵۔ امت کو اگر کوئی جدید مسئلہ درپیش ہو تو اسے قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرنے کے لیے اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے۔اجتہاد قیاس واستنباط کا جاری وساری ہونا ختمِ نبوت کا نہایت شفاف اور واضح ثبوت ہے۔

۶۔ آپ ﷺ مکہ جیسے مرکزی شہر میں تشریف لائے۔مکہ کا لفظی معنی ہے مرکز۔دنیا کا نقشہ دیکھ لیجیے۔یہ شہر افریقہ، یورپ اور ایشیاء کی سرحد پر موجود ہے۔اس کے دور مغرب میں امریکہ اور دور مشرق میں اسٹریلیا موجود ہے۔امام راغب لکھتے ہیں کہ سُمِّیَتْ بِذَالِکَ لِاَنَّھَا فِیْ وَسْطِ الْاَرْضِ اس کا نام مکہ اس لیے ہے کہ یہ دنیا کے وسط میں موجود ہے۔آپ ﷺ کو دنیا کے وسط میں اس لیے مبعوث کیا گیا تا کہ آپ کی آواز دنیا کے چاروں طرف یکساں رفتار کے ساتھ پہنچ سکے اور دنیا کے کسی گوشے میں مزید کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

۷۔ آپ ﷺ کے تشریف لاتے ہی کاغذ ایجاد کر دیا گیا۔پیغام رسانی کے لیے ڈاک سسٹم آپ کے بعد ہی شروع ہوا اور آج مواصلاتی نظام اس قدر آگے جا چکا ہے پوری دنیا ایک ہی گاؤں کی مانند بن کر رہ گئی ہے جسے گلوبل ولیج **Global Village** کا نام دیا جا رہا ہے۔غور کرنا چاہیے کہ ایک ہی گاؤں میں کتنے نبیوں کی ضرورت ہو سکتی ہے؟

۸۔ ختمِ نبوت پر قرآنی آیات، اس موضوع پر بے شمار احادیث، صحابہ اور پوری امت کا اجماع اور کثیر عقلی دلائل آپ نے پڑھے۔جس قوم کے پاس ختمِ نبوت کے موضوع پر اس قدر دلائل موجود ہوں، غور فرمایئے کیا وہ قوم ختمِ نبوت کا عقیدہ رکھنے میں حق بجانب نہیں؟

ختمِ نبوت کا ثبوت مرزا قادیانی کے اپنے بیانات سے

۱۔ مرزا قادیانی ایک مقام پر تو لکھتا ہے کہ : مجھے صاف طور پر محمد اور رسول کہہ کر پکارا گیا ہے (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)۔لیکن دیگر مقامات پر لکھتا ہے کہ : میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہِ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۱۳)۔

مرزا کا یہ پاگل پن نہایت سنجیدگی سے غور کرنے کے قابل ہے۔ یہ باتیں اس قدر پیچیدہ ہیں کہ مرزا کے ماننے والے خود بھی انہیں نہیں سمجھ سکے اور مرزا کی امت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک قادیانی گروپ جو اسے نبی مانتا ہے اور دوسرا لاہوری گروپ جو اسے نبی نہیں مانتا بلکہ صرف مہدی اور مجدد مانتا ہے۔

۲۔ خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے: میں اپنے والد کے لیے خاتم الولد تھا، میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۱۱۲)۔

مرزا قادیانی اگر خاتم الولد بمعنی آخری بچہ ہیں تو پھر آیت خاتم النبیین میں بھی خاتم بمعنی آخری تسلیم کرنا پڑے گا اور یہاں خاتم بمعنی مہر اور خاتم بمعنی انگوٹھی اور خاتم بمعنی افضل کی ہیرا پھیریاں نہیں چل سکیں گی۔

ختمِ نبوت کے خلاف مرزا کی عجیب سازش

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا ختمِ نبوت کے منافی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ مرزا قادیانی کو اسکی نبوت ختمِ نبوت کے منافی نظر نہیں آتی اور کسی سابقہ نبی کا واپس آ جانا ختمِ نبوت کے منافی نظر آتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے نبوت مل چکی ہے اور آپ کی بعثت کے بعد کسی کا نبی بنایا جانا ختمِ نبوت کے خلاف ہے۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آج بھی زندہ ہیں اور اپنی اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ (ابویعلی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)۔ بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے معراج کی رات نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور اس واقعہ کو کسی نے بھی ختمِ نبوت کے خلاف قرار نہیں دیا۔

تمام مفسرین نے بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ تشریف لانا ختمِ نبوت کے منافی نہیں اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے سے مل چکی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی میں ہے کہ: اَلْمُرَادُ مِنْهُ اَنَّهٗ آخِرُ مَنْ نُّبِیَّ یعنی ختمِ نبوت سے مراد یہ

ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے (تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)۔

مدارک میں ہے کہ : لَا یُنَبَّأُ اَحَدٌ بَعْدَہٗ وَ عِیْسٰی مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَہٗ یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا اور عیسیٰ آپ سے پہلے مبعوث ہوئے (مدارک جلد ۳ صفحہ ۵۰۳)۔

مظہری میں ہے کہ : لَا یُنَافِیْہِ حَیَاتُ النَّبِیِّ السَّابِقِ یعنی کسی سابق نبی کا زندہ ہونا ختمِ نبوت کے منافی نہیں (مظہری جلد ۲ صفحہ ۳۵۱)۔

خازن میں ہے کہ :اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَہٗ یعنی عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے (خازن جلد ۳ صفحہ ۵۰۳)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ختمِ نبوت کا مسئلہ اس امت میں ایک نہایت اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔خود مرزا قادیانی بھی اگر چہ ختمِ نبوت میں ہیرا پھیریاں کرتا ہے مگر قرآن شریف میں لفظ خاتم النبیین کی موجودگی سے اسے بھی انکار نہیں اور اس کا مطلق انکار اس کے نزدیک بھی کفر ہے۔

دوسری طرف حیاتِ مسیح اور نزولِ مسیح کے متعلق خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ یہ کوئی اسلام کا بنیادی اور اہم مسئلہ نہیں ہے۔مرزا کی اصل عبارت ملاحظہ ہو:

مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی جز و یا ہمارے دین کے رُکنوں میں سے کوئی رُکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کا حقیقتِ اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔جس زمانے تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانے تک اسلام کچھ ناقص نہ تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا (ازالہِ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)۔

معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں نے نزولِ مسیح کے غیر ضروری مسئلہ کے ذریعے، ختمِ نبوت کے ضروری مسئلہ میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

مرزا نے یہاں تک لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)۔ بلکہ مرزا قادیانی یہاں تک لکھتا ہے کہ دجال بھی تیس ہوں گے اور جب تیس دجال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لِکُلِّ دَجَّالٍ عِیْسٰی تیس مسیح بھی آنے چاہییں (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)۔

اس سے آگے مرزا قادیانی نے ایک ایسی بات لکھی ہے جو قادیانیت کے لیے سخت مہلک اور تباہ کن ہے۔ لکھتا ہے: پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)۔

مزید لکھتا ہے: ممکن ہے کوئی مثیلِ مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس دفن ہو کیونکہ اس حدیث کی رو سے کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل ہے مثیلوں کی کمی نہیں (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)۔

مرزا کی اس عبارت سے بات واضح ہو گئی کہ مرزا خود کو وہ مسیح تسلیم نہیں کرتا جس کا وعدہ اور علامات احادیث میں موجود ہیں اور یہ تیس دجال، تیس مسیح اور دس ہزار مسیح کے الفاظ کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے اور سمجھدار قادیانیوں پر لازم ہے کہ اس طویل سلسلہِ مسیحاں سے جان چھڑا لیں جسکی مرزا کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔

مرزا قادیانی نے انتہا درجہ تک وضاحت کر دی ہے، لکھتا ہے: اگر اس امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا ہے (حقیقۃ الوحی کا حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲)۔

اس قدر وضاحت کے بعد حیات و نزول مسیح کے مسئلہ کو چھیڑنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن ہم اتمام حجت کے طور پر چند آیات اور احادیث درج کر رہے ہیں اس لیے کہ حیات و نزولِ مسیح کا مسئلہ قطعی ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

تیسرا باب

حیاتِ مسیح علیہ السلام

حیاتِ مسیح پر قرآنی آیات

(۱)۔ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی

دیتے ہوئے فرمایا: یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا (آلِ عمران: ۵۵)۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ ارشاد ہوا: مَا قَتَلُوۡہُ وَمَا صَلَبُوۡہُ وَلٰکِنۡ شُبِّہَ لَہُمۡ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوۡہُ یَقِیۡنًا بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا یعنی یقیناً اسے نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا، بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دے دیا گیا، اور بے شک جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا وہ محض شک میں ہیں، ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی صحیح علم نہیں سوائے اندازوں کے، اور یقیناً انہوں نے اسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے (النساء: ۱۵۷۔۱۵۸)۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت مسیح علیہ السلام پر اتنا احسان جتلائے گا کہ: اِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَنۡکَ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکے رکھا (المائدہ: ۱۱۰)۔

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار ہی نہیں کر سکے تھے۔ اس سے قادیانیوں کے صلیبِ مسیح والے عقیدہ کی نفی ہوگئی۔

حیاتِ مسیح پر احادیث

(۱)۔ ''اللہ کی قسم تم میں عیسیٰ ابنِ مریم ضرور نازل ہوگا۔ حکومت کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا (یعنی صلیب پرستی اور خنزیر خوری ختم ہو جائے گی) جنگ بند کرے گا (یعنی امن عامہ کی وجہ سے جنگ کی ضرورت ہی نہ رہے گی)، دولت اس قدر بہائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ نوبت یہاں تک آ جائے گی کہ لوگ ایک سجدہ کرنا دُنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر سمجھیں گے''۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو وَاِنۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یَکُوۡنُ عَلَیۡہِمۡ شَہِیۡدًا کہ تمام اہل کتاب اس کی موت سے پہلے پہلے اس پر ایمان لائیں گے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا (بخاری

جلد ا صفحہ ۴۹۰، مسلم جلد ا صفحہ ۸۷، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۷، ابنِ ماجہ صفحہ ۲۹۹۔ واللفظ للبخاری)۔

(۲)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ عِیسیٰ لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف واپس آنے والے ہیں (ابن جریر جلد ۳ جزء ۳ صفحہ ۳۵۵، درِ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۶، ابن کثیر جلد ا صفحہ ۵۰۵)۔

(۳)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے گھر کے چشمے پر نہا کر گھر سے نکلے۔ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ باہر بارہ حواری موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور درجہ میں میرے ساتھ رہے۔ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور خود کو اس کام کیلیے پیش کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ وہی فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تو ہی وہ شخص ہے۔ اسکے فوراً بعد اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی صورت ڈال دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام مکان کے روشندان سے آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لیے گھر میں داخل ہوئے اور اس حواری کو عیسیٰ سمجھ کر گرفتار کر لیا اور قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔ اس معاملے میں عیسائیوں کے تین فرقے بن گئے۔ ایک فرقے نے کہا کہ اللہ عزوجل نے جتنا عرصہ چاہا ہم میں رہا، پھر آسمان پر چڑھ گیا، اس فرقے کا نام یعقوبی فرقہ ہے۔ دوسرے فرقے نے کہا اللہ کا بیٹا ہم میں رہا جتنا عرصہ اللہ نے چاہا اور پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا، یہ نسطوری فرقہ ہے۔ ایک فرقے نے کہا اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہم میں رہا جب تک اللہ نے چاہا، پھر اسے اللہ نے اٹھا لیا، یہ صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔ دونوں گمراہ فرقے صحیح العقیدہ فرقے پر زیادتیاں کرتے رہے اور اسے قتل کرتے رہے، اہلِ حق مغلوب رہے حتیٰ کہ اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ وَ کَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ یعنی ایک گروہ جس نے عیسیٰ علیہ السلام کے

زمانے میں کفر کیا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایمان لایا فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ یعنی محمد ﷺ کے ظاہر ہونے کے ذریعے اہل حق کے دین کی کفار کے دین کے خلاف مدد کی فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِیْنَ (مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۱، السنن الکبریٰ للنسائی جلد ۶ صفحہ ۴۸۹، تفسیر ابنِ کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۸۹، ابنِ جریر جلد ۴ جزء ۶ صفحہ ۱۸، ۱۹)۔ ابنِ کثیر فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور بہت سے سلف سے اسی طرح مروی ہے۔

(۴)۔ اللہ تعالیٰ مسیح ابنِ مریم کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس نازل ہوگا۔ اس نے دو زرد چادریں اوڑھی ہوں گی۔ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے۔ جب اپنے سر کو جھکائے گا تو اس میں سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائے گا تو جواہرات جیسے موتی گریں گے۔ اس کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ وہ دجّال کو لُد کے دروازے کے پاس پکڑ کر قتل کر دے گا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱۔ ۴۰۳، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۸، ابن ماجہ صفحہ ۲۹۷)۔ واضح رہے کہ لُد آجکل اسرائیل کی ایک ائر پورٹ کا نام ہے۔

(۵)۔ یَنْزِلُ اَخِیْ اِبْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَآءِ یعنی میرا بھائی ابنِ مریم آسمان سے نازل ہو گا (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۴۹)۔

(۶)۔ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ بْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَآءِ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ بن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۱۶۶)۔

(۷)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ شریف میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔ اور قیامت کے روز نبی کریم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی روضے میں سے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بیچ میں سے اٹھیں گے (الوفا صفحہ ۸۱۴، مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰)۔

(۸)۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو سابق یہودی عالم تھے) فرماتے ہیں کہ تورات میں نبی

کریم ﷺ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ایک جگہ دفن ہونا لکھا ہوا ہے۔ ابومودود فرماتے ہیں کہ آج بھی روضہِ اقدس میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)۔

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر اجماع

(۱)۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت سعد بن ابی وقاص قادسیہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہ انصاری کو تین سو سوار دے کر حلوان عراق کی طرف مالِ غنیمت لوٹنے کیلئے بھیجا۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو کر واپس آ رہے تھے کہ راستے میں عصر کی نماز کیلئے اذان دی۔ جب وہ اذان کہنے لگے تو اچانک حلوان کے پہاڑوں میں سے اذان کا جواب سنائی دینے لگا۔ جب نضلہ اذان سے فارغ ہوئے تو سب لوگ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اللہ تجھ پر رحم کرے، تو جو کوئی بھی ہے ہمارے سامنے آ کر اپنی صورت دکھا۔ کیونکہ یہ لشکر رسول اللہ ﷺ اور عمر ابنِ خطاب کا بھیجا ہوا ہے۔ اس پر ایک شخص کا سر پہاڑ کے شگاف سے ظاہر ہوا۔ اسکے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور اس نے اُون کے دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے سامنے آ کر سلام کہا اور لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ لوگوں نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا نام زریت بن برتملا ہے۔ میں اللہ کے نیک بندے عیسیٰ ابنِ مریم کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا ہے اور میرے لیے آسمان سے نازل ہونے کے وقت تک زندہ رہنے کی دعا فرمائی ہے۔ میری طرف سے عمر کو سلام کہنا اور اسے میری طرف سے بتا دینا کہ قیامت قریب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا اور لوگ اسے نہ دیکھ سکے۔ پھر نضلہ نے یہ سارا واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی طرف لکھا اور انہوں نے حضرت فاروقِ اعظم کی طرف لکھا۔ حضرت فاروقِ اعظم نے اس کے جواب میں حضرت سعد کو لکھا کہ آپ بھی مہاجرین و انصار کی ایک جماعت لے کر اس پہاڑ پر جائیں اور اگر زریت بن برتملا سے ملاقات ہو جائے تو میری طرف سے انہیں سلام کہیں۔ چنانچہ حضرت سعد چار ہزار مہاجرین و انصار کو لے کر اس پہاڑ پر گئے اور چالیس دن تک ہر نماز کے لیے اذان پڑھتے رہے مگر انہیں کوئی جواب یا آواز سنائی نہ دی (فتوحاتِ مکیہ

جلد ا باب ۲۳۶، حیات الحیوان اردو جلد ا صفحہ ۱۷۹، ازالۃ الخفا جلد ۲ صفحہ ۱۶۷۔۱۶۸)۔ شیخ اکبر قدس سرہٗ اپنے کشف کے ذریعے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ گویا ہزاروں صحابہ پر مشتمل ایک عظیم لشکر کا حیاتِ مسیح پر اجماع ہوا۔

(۲)۔ حَیَاتُ الْمَسِیحِ بِجِسْمِهٖ اِلَی الْیَوْمِ وَنُزُوْلُهٗ مِنَ السَّمَآءِ بِجِسْمِهِ الْعَنْصَرِیِّ مِمَّا اَجْمَعَ عَلَیْهِ الْاُمَّةُ وَتَوَاتَرَ بِهِ الْاَحَادِیْثُ یعنی مسیح کا آج کے دن تک جسم سمیت زندہ ہونا اور جسمِ عنصری سمیت آسمان سے نازل ہونا امت کے اجماعی مسائل میں سے ہے اور اس پر متواتر احادیث موجود ہیں (البحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۴۷۳)۔

(۳)۔ وَالْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّهٗ حَیٌّ فِی السَّمَاءِ وَیَنْزِلُ وَیَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَیُؤَیِّدُ الدِّیْنَ یعنی اس پر اجماع ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور نازل ہوں گے، اور دجال کو قتل کریں گے اور دین کی مدد کریں گے (جامع البیان صفحہ ۵۲)۔

کیا مرزا قادیانی ہی امام مہدی ہے؟

دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کا تعلق مغل یعنی میرزا خاندان سے تھا۔ جب کہ احادیث میں تصریح موجود ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ساداتِ کرام میں سے ہوں گے۔

(۱)۔ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا (ابو داؤد حدیث نمبر ۴۲۸۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۸۶)۔

(۲)۔ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۰، ابو داؤد حدیث نمبر ۴۲۸۲)۔

مرزا قادیانی نے اپنے لیے ایک نہایت مصیبت مزید کھڑی کی ہے۔ کہتا ہے میں ہی مسیح ہوں اور میں ہی مہدی ہوں۔ حالانکہ حدیث شریف میں تصریح موجود ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں جدا جدا شخصیات ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۳)۔ کَیْفَ تَہْلِکُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ وَ اَنَا اَوَّلُھَا وَ مَھْدِیُّ وَ سْطُھَا وَ عِیْسیٰ آخِرُھَا یعنی یہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں، درمیان میں مہدی اور آخر میں عیسیٰ ہے (رواہ رزین کمافی المشکوٰۃ صفحہ ۵۸۳)۔

(۴)۔ ایک حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ عِیْسیَ بْنُ مَرْیَمَ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی اے میری امت تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ بن مریم تم لوگوں میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۰، مسلم جلد ا صفحہ ۸۷)۔

مختلف جہات سے یہ مسئلہ واضح ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

اصل اور نقل میں فرق صاف ظاہر ہے

(۱)۔ مرزا قادیانی سے جب پوچھا گیا کہ مسیح بیٹا ہوگا مریم کا۔ تو مرزا نے لکھا: استعارے کے رنگ میں مجھے مریم بنایا گیا، پھر مجھے حمل ہوا، پھر مجھ سے عیسیٰ پیدا ہوا، وہ پیدا ہونے والا عیسیٰ بھی میں خود ہی تھا، اس طرح میں عیسیٰ ابنِ مریم ٹھہرا'' (کشتیِ نوح صفحہ ۶۲)۔

(۲)۔ مرزا سے کہا گیا کہ امام مہدی فاطمی ہوں گے۔ تو مرزا نے ایسی بکواس لکھی کہ اسے تحریر کرنے کو دینی غیرت گوارا نہیں کرتی۔ وہ بکواس مرزا کی کتاب ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۰ پر موجود ہے۔

(۳)۔ مرزا کو جب مسلم شریف کی حدیث دکھائی گئی کہ مسیح کا نزول دمشق میں ہوگا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱) تو مرزا نے کہا: دمشق سے مراد قادیان ہے، یہاں کے لوگ اکثر یزیدی الطبع ہیں (ازالہِ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۔۱۳۹)۔

(۴)۔ جب مرزا سے پوچھا گیا کہ مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے تو اس نے کہا: دجال سے مراد پادریوں کا گروہ ہے (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۶)۔

(۵)۔ جب پوچھا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لُد کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱) تو مرزا نے کہا: لُد سے مراد لدھیانہ ہے (الہدیٰ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۱ حاشیہ)۔

(۶)۔ جب مرزا سے کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردوں کو زندہ کرنے جیسے معجزات دکھاتے تھے تو مرزا نے کہا: یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا ہے کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابنِ مریم سے کم نہ رہتا (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۸)۔

(۷)۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوں گی۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے کہا: دو فرشتوں سے مراد دو قسم کے غیبی سہارے ہیں (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱)۔ اور دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ مجھے اوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اس زمانے سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۰)۔

(۸)۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جو خوبصورت نہ ہو (شمائلِ ترمذی صفحہ ۲۴)۔ مگر مرزا قادیانی حسن و جمال سے عاری اور ایک آنکھ سے کانے تھے جس کا جی چاہے مرزا کی تصویر آج بھی دیکھ کر صورتِ حال کو سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ حدیثِ پاک میں ایک آنکھ سے کانا ہونے کا حلیہ مسیح کا نہیں بلکہ دجال کا بیان ہوا ہے (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳)۔

چوتھا باب

قادیانیت کے خلاف اہلِ اسلام کی خدمات

(۱)۔ مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ امامِ اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے دیا۔ آپ نے قادیانی کے رد میں مندرجہ ذیل کتب تحریر فرمائیں۔

۱)۔ جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَآئِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ ۲)۔ اَلسُّوْءُ وَ الْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابِ

۳)۔ اَلْمُبِیْنُ خَتْمَ النَّبِیِّیْنَ ۴)۔ اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِیُّ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِی

۵)۔ اَلدِّرَّۃُ الدُّرَّانِیُّ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِی ۶)۔ قَھْرُ الدَّیَّانِ عَلَی الْمُرْتَدِّ بِقَادِیَان

(۲)۔ مرزا کو آمنے سامنے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ نے للکارا اور اس کے خلاف دو کتابیں لکھیں۔ ۱)۔ شمس الہدایہ ۲)۔ سیفِ چشتیائی

(۳)۔ حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں، انہوں نے انگریزی میں The Mirror لکھی۔

(۴)۔ پروفیسر مولانا محمد الیاس برنی علیہ الرحمہ نے ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام ہے: قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ۔

(۵)۔ حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی علیہ الرحمہ نے مقیاس النبوۃ تین جلدوں میں لکھی۔ جو ایک مکمل نصاب ہے۔

(۶)۔ حضرت مولانا پروفیسر محمد ایوب صاحب نے ختمِ نبوت لکھی۔

(۷)۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان کا وزیرِ خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھا۔ اس نے ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو جہانگیر پارک کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کہا: اگر مرزا قادیانی کے وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام بھی باقی مذاہب کی طرح ایک خشک درخت کی مانند رہ جاتا ہے۔

ظفر اللہ کا یہ بیان ۱۹۵۳ء کی مشہور تحریکِ ختمِ نبوت کا سبب بنا۔ مسلمانوں نے یہ مطالبات اٹھائے کہ (۱)۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲)۔ ظفر اللہ کو وزارتِ خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ (۳)۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ (۴)۔ ربوہ (آج کل چناب نگر) کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے۔

اس مشن کو کامیاب کرنے کے لیے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پہلے صدر حضرت علامہ مولانا محمد ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ بنے۔ سب سے پہلے آپ ہی کو جیل بھیجا گیا۔آپ کے بیٹے حضرت مولانا سید خلیل احمد برکاتی اور حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی علیہما الرحمہ کو قادیانیت کے خلاف تحریک چلانے کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی۔ دونوں کال کوٹھڑی میں موت کے منتظر رہے۔مگر ۱۹۵۵ء میں رہا کر دیے گئے۔اس تحریک میں تقریباً دس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ گرفتار ہوئے۔

(۷)۔ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء تفریحی دورے پر سوات اور مری جاتے ہوئے ربوہ سے گزرے تو ریلوے اسٹیشن پر قادیانی طالب علموں نے انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اور اپنا لٹریچر تقسیم کیا۔اس پر مسلمان طالب علموں نے مرزائیت مردہ باد اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ایک ہفتہ بعد جب یہی طالب علم دورے سے واپس آتے ہوئے ربوہ سے گزرے تو ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ان پر تشدد کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔جس کے نتیجے میں پورے ملک میں ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کھڑی ہوگئی۔

اس تحریک میں مسلمانوں کے اہم مطالبات یہ تھے۔(۱)۔قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کو گرفتار کر کے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔(۲)۔قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔(۳)۔ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمت اللہ علیہ نے ۳۷ افراد کے تائیدی دستخطوں کے ساتھ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لیے بل پیش کیا اور قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کے خلاف نہایت علمی اور دلیرانہ گفتگو فرمائی جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔اس کی مکمل روئیداد ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے Last Stroke to Qadianiat (قادیانیت پر آخری ضرب) کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

اس وقت مجلس عمل کے نائب صدر علامہ سید محمود احمد رضوی تھے۔ ملتان میں غزالیِ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ اور حضرت علامہ مولانا حامد علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک میں بڑا اہم کردار ادا فرمایا۔ حضرت غزالیٔ دوراں رحمۃ اللہ علیہ نے ختمِ نبوت کے نام سے ایک نہایت مختصر اور علمی و جامع رسالہ لکھا جو مقالاتِ کاظمی حصہ اول میں چھپا ہوا موجود ہے۔

(۸)۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریکِ ختمِ نبوت کے دوران سرگودھا جیل میں اسیر رہے۔ آپ نے ''فتنہ انکارِ ختمِ نبوت'' کے نام سے ایک جامع رسالہ تحریر فرمایا جو تقریباً سارے کا سارا آپ کی تفسیر ضیاء القرآن آیت ختمِ نبوت کی تفسیر میں موجود ہے۔

(۹)۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی دامت برکاتہم نے ختمِ نبوت کے نام سے ایک منفرد رسالہ لکھا جو مقالاتِ سعیدی میں موجود ہے۔

(۱۰)۔ ترجمانِ اہلِ سنت کراچی اور ماہنامہ ضیائے حرم نے ختمِ نبوت نمبر شائع کیے جو قادیانیت کے موضوع پر گوناگوں معلومات سے لبریز تھے۔

(۱۱)۔ ۱۹۸۴ء میں جب اسلامی شعار استعمال کرنے سے قادیانیوں کو روکا گیا تو قادیانیوں کی کتاب ''اِک حرفِ ناصحانہ'' کا جواب صرف دو گھنٹوں میں فقیر راقم الحروف نے لکھ دیا جو اسلام آباد کی ختمِ نبوت کانفرنس میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اس وقت اس موضوع پر واحد دستیاب پمفلٹ تھا جس کا نام تھا ''حفظِ ایمان''۔ فقیر اس وقت فوج میں تھا جس کی وجہ سے پمفلٹ پر اپنا نام بطور مصنف نہیں لکھ سکتا تھا۔ لہٰذا یہ پمفلٹ مصنف کے نام کے بغیر شائع ہوا۔

(۱۲)۔ فقیر کی کتاب ''ضربِ خاتم'' قادیانیت کے موضوع پر ایک ہمہ پہلو اور اصولی کتاب ہے، جس میں قادیانیت کے خلاف باقاعدہ علم الکلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

(۱۳)۔ حضرت مولانا صادق علی زاہد دامت برکاتہم نے قادیانیوں کے خلاف ہونے والی جملہ کاوشوں کا خوبصورت احاطہ اپنی کتاب عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنۂ قادیانیت میں فرمایا۔ فقیر نے

بھی اس کتاب سے بعض تاریخی معلومات حاصل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۱۴)۔ ان کے علاوہ جن علماءِ کرام و مشائخِ عظام نے اس موضوع پر نہایت علمی، عملی اور تحریکی کام کیا ان کے اسماءِ گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب، شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، حضرت پیر میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی، حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قادری، حضرت مولانا فیض احمد اویسی، مناظرِ اسلام حضرت علامہ محمد سعید احمد اسعد، حضرت قبلہ صوفی ایاز خان نیازی کراچی وغیرہ زادھم اللہ عزاً عندہ۔

(۱۵)۔ فقیر راقم الحروف کی یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قادیانیت کے موضوع پر نہایت آسان کتاب ہے جو قادیانیت کے تمام پہلوؤں کا محاسبہ کرتی ہے اور ایک عام صاحبِ مطالعہ آدمی کے پاس اگر اس قدر معلومات ہوں تو اس موضوع پر ان شاء اللہ کافی شافی ہیں۔

یہ کتاب ردِ قادیانیت پر کورس میں بھی پڑھائی جا سکتی ہے۔

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

(۱)۔ قرآن، حدیث اور اجماع سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی صاحبِ کتاب نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ماتحت نبی آ سکتا ہے۔ اس عقیدہ کے خلاف ہر طرح کی ہیرا پھیریاں کفر ہیں۔ مرزا کا ختم نبوت کا انکار کفر، خود نبوت کا دعویٰ کرنا کفر، محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرنا کفر۔

(۲)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھائے جانا قرآن کی نصِ صریح (واضح آیت) سے ثابت ہے اور نزولِ مسیح پر متواتر احادیث وارد ہیں اور اسی پر اجماع ہے۔ حیاتِ مسیح و نزول جسمی کا انکار کر کے قادیانی کافر ہوئے۔ حیات مسیح کا انکار کفر، اپنی مسیحیت کا دعویٰ کفر، خود کو مسیح سے افضل کہنا کفر۔

(۳)۔ کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے سینکڑوں انبیاء اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی بار بار بے ادبی کی ہے۔مرزا نے خود کو رحمۃ للعالمین بھی کہا، جبکہ رحمۃ للعالمین خاصہ ہے رحمۃ للعالمین ﷺ کا۔کفر کی اس ایک قسم کے اندر بار بار کفر، بے شمار کفر۔

(۴)۔ مرزا نے اپنی فضولیات اور گالیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے قرآن کو گالیوں سے لبریز کہا، یہ قرآن کی بے ادبی ہوئی جو صریح (Clear Cut) کفر ہے۔

(۵)۔ مرزا کے عقائد، نظریات اور عبارات اگر درست مان لیے جائیں تو اس سے پوری امت کو کافر اور گمراہ ماننا پڑتا ہے، جو عین کفر ہے۔

(۶)۔ مرزا قادیانی نے جہاد کا انکار کیا ہے، جبکہ جہاد قرآن کی آیت كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ (یعنی تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے) سے ثابت ہے۔یہ انکار بھی مرزا کا کفر ہوا۔

(۷)۔ مرزا نے ایسے الہامات کا دعویٰ کیا ہے جن میں اللہ کریم جل وعلا شانہٗ کی بے ادبی ہے۔لہٰذا یہ بھی مرزا کا کفر ہوا۔

مرزا کی یہ کفریات بمع حوالہ جات آپ اس کتاب میں تفصیل سے پڑھ کر آ رہے ہیں۔

مرزا کو نبی ماننا کفر، اس کی پیروی کرنا کفر، اسے مسلمان سمجھنا کفر، اس کے کفر میں شک کرنا کفر۔

وما علینا الا البلاغ